مَحَارِمَہٗ))(۱) ''جس شخص نے قرآن کی حرام کردہ چیزوں کو اپنے لیے حلال کر لیا اس کا قرآن پر کوئی ایمان نہیں ہے''۔

﴿وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ ''اور جو اس کا کفر کرے گا تو وہی لوگ ہیں خسارے میں رہنے والے''۔

اب یہود کے ساتھ اس سلسلۂ کلام کا اختتام ہو رہا ہے جس کا آغاز چھٹے رکوع سے ہوا تھا۔ اس سلسلۂ کلام کے آغاز میں جو دو آیات آئی تھیں انہیں میں نے بریکٹ سے تعبیر کیا تھا۔ وہی دو آیات یہاں دوبارہ آ رہی ہیں اور اس طرح گویا بریکٹ بند ہو رہی ہے۔ فرمایا:

آیت ۱۲۲ ﴿یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ﴾ ''اے اولادِ یعقوب! یاد کرو میرے اُس انعام کو جو میں نے تم پر کیا' اور یہ کہ میں نے تمہیں فضیلت دی تھی اہل عالم پر''۔

یہ آیت بعینہٖ ان الفاظ میں چھٹے رکوع کے آغاز میں آ چکی ہے۔ (آیت ۴۷) دوسری آیت بھی جوں کی توں آ رہی ہے' صرف الفاظ کی ترتیب تھوڑی سی بدلی ہے۔ عبارت کے شروع اور آخر والی بریکٹس ایک دوسرے کا عکس ہوتی ہیں۔ ایک کی گولائی دائیں طرف ہوتی ہے تو دوسری کی بائیں طرف۔ اسی طرح یہاں دوسری آیت کی ترتیب درمیان سے تھوڑی سی بدل دی گئی ہے۔ فرمایا:

آیت ۱۲۳ ﴿وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا﴾ ''اور ڈرو اُس دن سے کہ جس دن کوئی جان کسی دوسری جان کے کچھ بھی کام نہ آ سکے گی''

﴿وَّلَا یُقْبَلُ مِنْھَا عَدْلٌ﴾ ''اور نہ اُس سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا''

وہاں الفاظ تھے: ﴿وَّلَا یُقْبَلُ مِنْھَا شَفَاعَۃٌ﴾ ''اور نہ اُس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی''۔

﴿وَّلَا تَنْفَعُھَا شَفَاعَۃٌ﴾ ''اور نہ اسے کوئی سفارش ہی فائدہ دے سکے گی''

یہاں عدل پہلے اور شفاعت بعد میں ہے' وہاں شفاعت پہلے ہے اور عدل بعد میں۔ بس یہی ایک تبدیلی ہے۔

﴿وَّلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ﴾ ''اور نہ انہیں کوئی مدد مل سکے گی''۔

یہ ٹکڑا بھی جوں کا توں وہی ہے جس پر چھٹے رکوع کی دوسری آیت ختم ہوئی تھی۔

(۱) سنن الترمذی' کتاب الفضائل عن رسول اللہ ﷺ' باب ما جاء فیمن قرأ حرفا من القرآن مالہ من الاجر۔

فہم القرآن

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ البقرۃ (مسلسل)

آیت ۲۳۳

﴿وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِھَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۤ وَعَلَي الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝﴾

<u>ر ض ع</u>

رَضَعَ (ف) رَضَاعَةً: بچے کا دودھ پینا۔

مَرْضَعٌ ج مَرَاضِعُ: دودھ پینے کی جگہ۔ ﴿وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ﴾ (القصص:۱۲) ''اور ہم نے حرام کیا اُس پر دودھ پینے کی جگہوں کو اس سے پہلے۔''

اَرْضَعَ (افعال) اِرْضَاعًا: بچے کو دودھ پلانا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

اَرْضِعِیْ (فعل امر) : تو دودھ پلا۔ ﴿وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْهِ﴾ (القصص:۷) ''اور ہم نے وحی کی موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کی طرف کہ آپ دودھ پلائیں ان کو۔''

مُرْضِعَةٌ (اسم الفاعل) : دودھ پلانے والی۔ ﴿یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ﴾ (الحج:۲) ''جس دن تم لوگ دیکھو گے اس کو کہ بھول جائے گی ہر دودھ پلانے والی اس کو جسے اس نے دودھ پلایا۔''

اِسْتَرْضَعَ (استفعال) اِسْتِرْضَاعًا : بچے کو کسی سے دودھ پلوانا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ك س و

كَسَا (ن) كَسْوًا : کسی کو کچھ پہنانا' لباس پہنانا۔ ﴿فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا﴾ (المؤمنون:۱۴) ''پھر ہم نے پہنایا ہڈیوں کو گوشت۔''

اُكْسُ (فعل امر) : تو پہنا۔ ﴿وَارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ﴾ (النساء : ۵) ''اور تم لوگ کھلاؤ ان کو اس میں سے اور پہناؤ ان کو۔''

كِسْوَةٌ (اسم ذات) : پہنانے کی چیز' لباس۔ آیت زیر مطالعہ۔

ك ل ف

كَلِفَ (س) كَلَفًا : (۱) چہرے پر سرخی اور مٹیالا پن چھانا' چھائیاں ہونا۔ (۲) مشقت پر آمادہ ہونا۔

كَلَّفَ (تفعیل) تَكْلِیْفًا : کسی کو مشقت میں ڈالنا' کسی کام کا پابند کرنا' تکلیف دینا' آیت زیر مطالعہ۔

تَكَلَّفَ (تفعّل) تَكَلُّفًا : خود کو مشقت میں ڈالنا' بے دلی سے کام کرنا' بناوٹ کرنا' دکھاوا کرنا۔

مُتَكَلِّفٌ (اسم الفاعل) : بناوٹ کرنے والا' دکھاوا کرنے والا۔ ﴿وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ﴾ (ص) ''اور میں دکھاوا کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔''

و ر ث

وَرِثَ (ح) وَرْثًا : کسی چیز کا مالک بننا' میت کے ترکے کا مالک بننا' وارث بننا۔ ﴿لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا﴾ (النساء:۱۹) ''حلال نہیں ہوتا تم لوگوں کے لیے کہ تم لوگ مالک بنو عورتوں کے زبردستی۔'' ﴿وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ﴾ (النمل:۱۶) ''اور وارث ہوئے سلیمانؑ داؤدؑ کے۔''

وَارِثٌ ج وَارِثُوْنَ اور وَرَثَۃٌ (اسم الفاعل): مالک بننے والا' وارث بننے والا۔ ﴿وَنَجۡعَلَهُمۡ اَئِمَّةً وَّنَجۡعَلَهُمُ الۡوٰرِثِيۡنَ﴾ (القصص) ''اور یہ کہ ہم بنائیں ان کو پیشوا اور ہم بنائیں ان کو مالک ہونے والے۔'' ﴿وَاجۡعَلۡنِىۡ مِنۡ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيۡمِ﴾ (الشُّعراء) ''اور تو بنا مجھ کو ہمیشہ سرسبز رہنے والے باغ کے مالک بننے والوں میں سے۔''

مِیْرَاثٌ (مِفْعَالٌ کے وزن پر اسم الآلہ) : وارث بننے کا ذریعہ' یعنی ترکہ۔ ﴿وَلِلّٰهِ مِيۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ﴾ (آل عمران: ۱۸۰) ''اور اللہ کے لیے ہی ہے زمین اور آسمانوں کا ترکہ۔''

تُرَاثٌ (اسم ذات): میت کا چھوڑا ہوا مال۔ ﴿وَتَاۡكُلُوۡنَ التُّرَاثَ اَكۡلًا لَّمًّا﴾ (الفجر) ''اور تم لوگ کھاتے ہو میت کا مال' سمیٹ کر کھانا۔''

اَوْرَثَ (افعال) اِیْرَاثًا : کسی کو مالک بنانا' وارث بنانا۔ ﴿تِلۡكَ الۡجَـنَّةُ الَّتِىۡ نُوۡرِثُ مِنۡ عِبَادِنَا مَنۡ كَانَ تَقِيًّا﴾ (مریم) ''یہ باغ وہ ہے جس کا ہم مالک بنائیں گے اپنے بندوں میں سے اس کو جو صاحبِ تقویٰ تھا۔''

ف ص ل

فَصَلَ (ض) فَصْلًا : دو چیزوں کے درمیان دوری کرنا' حق اور باطل کے درمیان فرق کرنا' فیصلہ کرنا۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَفۡصِلُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ﴾ (الحج) ''بے شک اللہ فیصلہ کرے گا ان کے مابین قیامت کے دن۔''

فَصَلَ (ن) فُصُوْلًا : شہر سے نکلنا' روانہ ہونا۔ ﴿فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوۡتُ بِالۡجُـنُوۡدِ﴾ (البقرۃ: ۲۴۹) ''پھر جب روانہ ہوا طالوت لشکروں کے ساتھ۔''

فَاصِلٌ (اسم الفاعل) : فیصلہ کرنے والا۔ ﴿وَهُوَ خَيۡرُ الۡفٰصِلِيۡنَ﴾ (الانعام) ''اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔''

فَصِیْلَۃٌ (فصیل کا مؤنث) : گھر کی چہار دیواری۔ یہ لفظ پھر گھر میں رہنے والوں کے لیے استعمال ہوتا ہے' یعنی کنبہ' گھرانہ۔ ﴿وَفَصِيۡلَتِهِ الَّتِىۡ تُـْٔوِيۡهِ﴾ (المعارج) ''اور اپنے گھرانے کو جو اُس کو ٹھکانہ دیتا تھا''۔

فَصْلٌ (اسم ذات): فیصلہ۔ ﴿هٰذَا يَوۡمُ الۡفَصۡلِ الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ﴾ (الصّٰفّٰت) ''یہ فیصلے کا دن ہے جس کو تم لوگ جھٹلایا کرتے تھے۔''

فَصَّلَ (تفعیل) تَفْصِیْلًا : کسی چیز کے اجزاء کو الگ الگ کرنا' کھول کھول کر بیان کرنا' تفصیل سے بتانا۔ ﴿وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ﴾ (الاعراف) ''اور اس طرح ہم کھول کھول کر بتاتے ہیں آیتوں کو اور یہ اس لیے شاید کہ وہ لوٹ آئیں۔''

مُفَصَّلٌ (اسم المفعول) : تفصیل سے بتایا ہوا' الگ الگ کیا ہوا۔ ﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا﴾ (الانعام:۱۱٤) ''وہ ہے جس نے اُتارا تم لوگوں کی طرف کتاب کو' الگ الگ کی ہوئی حالت میں۔''

فَاصَلَ (مفاعلہ) فِصَالًا : کسی کو شراکت سے الگ کرنا' بچے کا دودھ چھڑانا' آیت زیرِ مطالعہ۔

__ش و ر__

شَارَ (ن) شَوْرًا : (۱) چھتے سے شہد نکالنا' کسی چیز کا جوہر نکالنا۔ (۲) گھوڑے کی صلاحیت معلوم کرنے کے لیے اس پر سواری کرنا' کسی کا تعارف حاصل کرنا۔

اَشَارَ (افعال) اِشَارَةً : کسی کا تعارف کرانا' اشارہ کرنا۔ ﴿فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ﴾ (مریم:۲۹) ''تو اس نے اشارہ کیا اس کی طرف۔''

شَاوَرَ (مفاعلہ) مُشَاوَرَةً : کسی کے دماغ سے اس کی رائے نکالنا' رائے لینا' مشورہ لینا' رائے معلوم کرنا۔

شَاوِرْ (فعل امر) : تو رائے لے۔ ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ﴾ (آل عمران:۱۵۹) ''اور آپ رائے لیں ان سے فیصلے میں۔''

تَشَاوَرَ (تفاعل) تَشَاوُرًا : ایک دوسرے سے رائے لینا' باہم مشورہ کرنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

شُوْرٰى (اسم فعل) : باہم مشورہ کرنا۔ ﴿وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ﴾ (الشوریٰ:۳۸) ''اور ان لوگوں کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے۔''

ترکیب : ''یُرْضِعْنَ'' کا فاعل اس میں ''هُنَّ'' کی ضمیر ہے جو ''اَلْوَالِدٰتُ'' کے لیے ہے۔ ''اَوْلَادَهُنَّ'' اس کا مفعول ہے اور ''حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ'' ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ'' مبتدأ مؤخر ہیں۔ ان میں ''هُنَّ'' کی ضمیر ''اَلْوَالِدٰتُ'' کے لیے ہے۔ ان کی خبر محذوف ہے جو ''وَاجِبٌ'' ہو سکتی ہے۔ ''عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ'' قائم مقام خبر مقدم

ہے اور ''بِالْمَعْرُوْفِ'' متعلق خبر ہے۔ ''تُکَلَّفُ'' باب تفعیل کا مضارع مجہول ہے اور یہ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ ''نَفْسٌ'' اس کا نائب فاعل ہے' جبکہ اس کا مفعول محذوف ہے جو ''شَیْئًا'' ہوسکتا ہے۔

''لَا تُضَآرَّ'' باب مفاعلہ کا مضارع مجزوم ہے' لیکن یہ مضارع معروف اور مجہول دونوں کا فعل نہی بنتا ہے' اس لیے دونوں ترجموں کی گنجائش ہے اور یہاں دونوں ہی مراد ہیں۔ ''وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ'' میں ''وَلَا'' کے بعد ''یُضَآرَّ'' محذوف ہے اور اس کے بھی دونوں ترجمے مراد ہیں۔ زیادہ تر تراجم میں مجہول کا ترجمہ کیا گیا ہے اس لیے دوسرا پہلو واضح کرنے کے لیے ہم معروف کا ترجمہ دیں گے۔ ''اٰتَیْتُمْ'' کا ایک مفعول ''مَا'' ہے اور دوسرا مفعول ''هُنَّ'' محذوف ہے۔ ''اِذَا'' شرطیہ کی وجہ سے ''اٰتَیْتُمْ'' کا ترجمہ حال میں ہوگا۔

ترجمہ:

وَالْوَالِدٰتُ : اور بچہ جننے والیاں	یُرْضِعْنَ : دودھ پلائیں گی
اَوْلَادَهُنَّ : اپنے بچوں کو	حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ : کامل دو سال
لِمَنْ : اس کے لیے جو	اَرَادَ : چاہتا ہے
اَنْ یُّتِمَّ : کہ وہ پورا کرے	الرَّضَاعَةَ : بچے کے دودھ پینے کو
وَعَلَى : اور اس پر ہے	الْمَوْلُوْدِ : بچہ جنا گیا
لَهٗ : جس کے لیے	رِزْقُهُنَّ : ان کی خوراک
وَكِسْوَتُهُنَّ : اور ان کا لباس	بِالْمَعْرُوْفِ : بھلائی سے
لَا تُكَلَّفُ : پابند نہیں کیا جاتا	نَفْسٌ : کسی جان کو
اِلَّا : مگر	وُسْعَهَا : اس کی وسعت کو
وَلَا تُضَآرَّ : اور دکھ نہ دے	وَالِدَةٌ : کوئی والدہ (کسی کو)
بِوَلَدِهَا : اپنے بچے کے ذریعے	وَلَا : اور نہ ہی (دکھ دے)
مَوْلُوْدٌ لَّهٗ : کوئی والد (کسی کو)	بِوَلَدِهٖ : اپنے بچے کے ذریعے
وَعَلَى الْوَارِثِ : اور وارث پر (واجب) ہے	مِثْلُ ذٰلِكَ : اس کی مانند
فَاِنْ اَرَادَا : پھر اگر دونوں چاہیں	فِصَالًا : بچے کا دودھ چھڑانا

عَنْ تَرَاضٍ :باہمی رضامندی سے
مِّنْهُمَا :ان دونوں میں
وَتَشَاوُرٍ :اور باہمی مشورے سے
فَلَا جُنَاحَ :توکسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے
عَلَيْهِمَا :ان دونوں پر
وَإِنْ أَرَدْتُّمْ :اور اگر تم لوگ چاہو
أَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا : کہ کسی (اور) سے دودھ پلواؤ
أَوْلَادَكُمْ :اپنے بچوں کو
فَلَا جُنَاحَ :توکسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے
عَلَيْكُمْ :تم لوگوں پر
إِذَا :جب (بشرطیکہ)
سَلَّمْتُمْ :تم لوگ حوالے کردو
مَّآ :اس کو جو
اٰتَيْتُمْ :تم نے دینا ہے
بِالْمَعْرُوْفِ :دستور کے مطابق
وَاتَّقُوا اللّٰهَ : اور تم لوگ تقویٰ اختیار کرو اللہ کا
وَاعْلَمُوْٓا :اور جان لو
أَنَّ اللّٰهَ : کہ اللہ
بِمَا :اس کو جو
تَعْمَلُوْنَ :تم لوگ کرتے ہو
بَصِيْرٌ :دیکھنے والا ہے

آیت ۲۳۴

﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴿۲۳۴﴾﴾

و ذ ر

وَذَرَ (ف) وَذْرًا : کسی چیز کو چھوڑنا' ترک کرنا۔ ﴿أَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ أَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ﴿۱۲۵﴾﴾ (الصّٰفّٰت) ''کیا تم لوگ پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو بہترین پیدا کرنے والے کو؟''

ذَرْ (فعل امر) : تو چھوڑ۔ ﴿وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ﴿۸۶﴾﴾ (التوبۃ) ''اور انہوں نے کہا تو چھوڑ ہم کو تو ہم ہو جائیں بیٹھنے والوں کے ساتھ۔''

خ ب ر

خَبَرَ (ف) خَبْرًا : کسی چیز کے متعلق معلومات حاصل کرنا' آگاہ ہونا۔

خَبَرٌ ج اَخْبَارٌ (اسم ذات) : آگاہی' خبر' معلومات۔ ﴿اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِخَبَرٍ﴾ (النمل:۷) ''بے شک میں دیکھتا ہوں آگ کو۔ عنقریب میں لاؤں گا تم لوگوں کے پاس اس سے کوئی خبر۔'' ﴿قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰہُ مِنْ اَخْبَارِکُمْ ؕ﴾ (التوبۃ:۹۴) ''ہم کو بتا دیا ہے اللہ نے تمہاری خبروں میں سے۔''

خَبِیْرٌ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت) : ہمیشہ اور ہر حال میں آگاہ' باخبر' آیت زیر مطالعہ۔

خُبْرٌ (اسم ذات) : تجربہ' علم۔ ﴿وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ خُبْرًا﴿۶۸﴾﴾ (الکھف) ''اور آپؐ کیسے ثابت قدم رہیں گے اس پر' آپؐ نے احاطہ نہیں کیا جس کا' بطور علم کے۔''

ترکیب : ''یُتَوَفَّوْنَ'' باب تفعّل سے مضارع مجہول ہے۔ اس کا نائب فاعل اس میں ''ھُمْ'' کی ضمیر ہے جو ''الَّذِیْنَ'' کے لیے ہے۔ ''یَذَرُوْنَ'' کا فاعل اس میں ''ھُمْ'' کی ضمیر ہے اور یہ بھی ''الَّذِیْنَ'' کے لیے ہے۔ ''اَزْوَاجًا'' اس کا مفعول ہے۔ ''یَتَرَبَّصْنَ'' کا فاعل اس میں ''ھُنَّ'' کی ضمیر ہے جو ''اَزْوَاجًا'' کے لیے ہے۔ ''اَرْبَعَۃَ'' مضاف ہے اور ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''عَشْرًا'' کے بعد ''لَیَالٍ'' (راتیں) محذوف ہے۔ یہ دراصل ''عَشْرَ لَیَالٍ'' تھا۔ ''لَیَالٍ'' محذوف ہوا تو ''عَشْرَ'' مضاف نہیں رہا اس لیے ''عَشْرًا'' آیا ہے۔ اگر یہاں دن مراد ہوتے تو یہ ''عَشْرَۃَ اَیَّامٍ'' بنتا اور پھر ''اَیَّامٍ'' محذوف کرنے سے ''عَشْرَۃً'' آتا۔

ترجمہ:

وَالَّذِیْنَ : اور وہ لوگ جن کو	یُتَوَفَّوْنَ : موت دی جاتی ہے
مِنْکُمْ : تم میں سے	وَیَذَرُوْنَ : اور وہ لوگ چھوڑتے ہیں
اَزْوَاجًا : بیویوں کو	یَّتَرَبَّصْنَ : وہ انتظار کریں گی
بِاَنْفُسِھِنَّ : اپنے نفس کے ساتھ	اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ : چار مہینے
وَّعَشْرًا : اور دس (راتیں)	فَاِذَا : پھر جب
بَلَغْنَ : وہ پہنچیں	اَجَلَھُنَّ : اپنی مدت کو
فَلَا جُنَاحَ : تو کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے	عَلَیْکُمْ : تم لوگوں پر

فِيْمَا : اس میں جو	فَعَلْنَ : وہ کریں
فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ : اپنے لیے	بِالْمَعْرُوْفِ : بھلائی سے
وَاللّٰهُ : اور اللہ	بِمَا : اس سے جو
تَعْمَلُوْنَ : تم لوگ کرتے ہو	خَبِيْرٌ : آگاہ ہے

آیت ۲۳۵

﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ڛ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ (۲۳۵)﴾

خ ط ب

خَطَبَ (ن) خَطْبًا : (۱) کسی کو صحیح صورتِ حال سے آگاہ کرنا' وعظ کرنا' تقریر کرنا۔ (۲) منگنی کا پیغام دینا' منگنی کرنا۔

خَطْبٌ : صورت حال' حال' مدّعا' مطلب۔ ﴿فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ (۵۷)﴾ (الحجر) ''تم لوگوں کا کیا مدعا ہے اے بھیجے ہوئے لوگو! (یعنی فرشتو)''

خِطْبَةٌ : رشتہ کا پیغام۔ آیت زیر مطالعہ۔

خَاطَبَ (مفاعلہ) مُخَاطَبَةً اور خِطَابًا : کسی کو اپنی طرف متوجہ کر کے گفتگو کرنا' خطاب کرنا۔ ﴿وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ﴾ (ھود:۳۷) ''اور تم گفتگو مت کرنا مجھ سے ان کے بارے میں جنہوں نے ظلم کیا۔''

خِطَابٌ (اسم ذات بھی ہے) : گفتگو' خطاب۔ ﴿وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ (۲۳)﴾ (صٓ) ''اور وہ حاوی ہوا مجھ پر گفتگو میں۔''

ك ن ن

كَنَّ (ن) كَنًّا : کسی چیز کو کسی چیز میں چھپانا' ڈھانکنا' محفوظ کرنا۔

مَكْنُوْنٌ (اسم المفعول) : چھپایا ہوا' محفوظ کیا ہوا۔ ﴿كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ (۴۹)﴾

(الصّٰفّٰت) ''جیسے کہ وہ ہوں محفوظ کیے ہوئے انڈے۔''

کِنَانٌ ج اَکِنَّۃٌ : وہ چیز جس میں چھپایا جائے' غلاف' پردہ۔ ﴿وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْٓ اَکِنَّۃٍ﴾ (حٰمٓ السجدۃ:۵) ''اور انہوں نے کہا ہمارے دل غلافوں میں ہیں۔''

کِنٌّ ج اَکْنَانٌ : جس میں انسان خود کو چھپائے' کمرے کے اندر کوٹھڑی' غار۔ ﴿وَجَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَکْنَانًا﴾ (النحل:۸۱) ''اور اس نے بنائی تمہارے لیے پہاڑوں میں غار۔''

اَکَنَّ (افعال) اِکْنَانًا : کسی بات کو دل میں چھپانا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ع ق د

عَقَدَ (ض) عَقْدًا : (۱) کسی چیز کو باندھنا' گرہ لگانا۔ (۲) کسی چیز کو پکا کرنا' مضبوط کرنا' جیسے وعدہ یا سودا وغیرہ (متعدی)۔ (۳) مضبوط ہونا (لازم)۔ ﴿وَالَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ فَاٰتُوْھُمْ نَصِیْبَھُمْ ط﴾ (النّساء:۳۳) ''اور وہ لوگ جن سے پکی ہوئیں تمہاری قسمیں تو ان کو دو اُن کا حصہ۔''

عُقْدَۃٌ ج عُقَدٌ (اسم ذات) : گرہ۔ آیت زیرِ مطالعہ۔ ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴾ (الفلق) ''اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔''

عِقْدٌ ج عُقُوْدٌ (اسم ذات) : عہد' پیان۔ ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ط﴾ (المائدۃ:۱) ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم لوگ پورا کرو عہدوں کو۔''

عَقَّدَ (تفعیل) تَعْقِیْدًا : بار بار پکا کرنا' خوب مضبوط کرنا۔ ﴿یُؤَاخِذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ج﴾ (المائدۃ:۸۹) ''وہ پکڑے گا تم کو اس پر جو تم نے پکا کیا قسموں کو۔''

ترکیب : ''عَرَّضْتُمْ بِہٖ'' میں ''ہٗ'' کی ضمیر ''فِیْمَا'' کے لیے ہے۔ ''مِنْ خِطْبَۃِ النِّسَاءِ'' میں ''مِنْ'' بیانیہ ہے جو ''فِیْمَا'' کی وضاحت کر رہا ہے۔ ''خِطْبَۃِ'' مضاف ہے اور اس کا مضاف الیہ ''النِّسَاءِ'' ہے۔ اس پر لام تعریف لگا ہوا ہے جو گزشتہ آیت کے لفظ ''اَزْوَاجًا'' کے لیے ہے۔ ''لَا تُوَاعِدُوْا'' کا مفعول ''ھُنَّ'' کی ضمیر ہے' جبکہ ''سِرًّا'' حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ:

وَلَا جُنَاحَ : اور کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے	عَلَیْکُمْ : تم لوگوں پر
فِیْمَا : اس میں	عَرَّضْتُمْ : تم لوگ اشارۃً پیش کرو

بِهٖ : جس کو

مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ : ان خواتین کے رشتہ کے پیغام میں سے

اَوْ اَكْنَنْتُمْ : یا تم لوگ چھپاؤ

فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ : اپنے جی میں

عَلِمَ اللّٰهُ : اللہ نے جانا

اَنَّكُمْ : کہ تم لوگ

سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ : تذکرہ کرو گے ان کا

وَلٰكِنْ : اور لیکن

لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ : تم لوگ معاہدہ مت کرو ان سے

سِرًّا : چوری چھپے

اِلَّآ اَنْ : سوائے اس کے کہ

تَقُوْلُوْا : تم لوگ کہو

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا : دستور کے مطابق کوئی بات

وَلَا تَعْزِمُوْا : اور پختہ ارادہ مت کرو

عُقْدَةَ النِّكَاحِ : نکاح کی گرہ کا

حَتّٰى : یہاں تک کہ

يَبْلُغَ : پہنچے

الْكِتٰبُ : قانون

اَجَلَهٗ : اپنی مدت کو

وَاعْلَمُوْٓا : اور تم لوگ جان لو

اَنَّ اللّٰهَ : کہ اللہ

يَعْلَمُ : جانتا ہے

مَا : اس کو جو

فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ : تمہارے نفسوں میں ہے

فَاحْذَرُوْهُ : پس تم لوگ بچو اس سے

وَاعْلَمُوْٓا : اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ : کہ اللہ

غَفُوْرٌ : بے انتہا بخشنے والا ہے

حَلِيْمٌ : ہر حال میں بُردبار ہے

آیت ۲۳۶

﴿لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ﴿۲۳۶﴾﴾

ق ت ر

قَتَرَ (ن) قَتْرًا : خرچ میں تنگی کرنا۔ ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا﴾

(الفرقان:٦٧) ''اور وہ لوگ جو جب بھی خرچ کرتے ہیں تو بے جا خرچ نہیں کرتے اور نہ خرچ میں تنگی کرتے ہیں۔''

قَتُوْرٌ (فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ) : خرچ میں بہت زیادہ تنگی کرنے والا' کنجوس' بخیل۔ ﴿وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا﴾ (بنی اسراء یل) ''اور انسان کنجوس ہے۔''

قَتِرَ (س) قَتَرًا : کسی چیز کی بو پھیلنا' آگ کا دھواں دینا۔

قَتَرٌ (اسم ذات) : دھواں' سیاہی۔ ﴿وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ﴾ (یونس:٢٦) ''اور نہیں چھائے گی ان کے چہروں پر کوئی سیاہی اور نہ ہی کوئی ذلت۔''

اَقْتَرَ (افعال) اِقْتَارًا : مال کا کم ہو جانا۔

مُقْتِرٌ (اسم الفاعل) : مال میں کم ہونے والا' تنگ دست۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''مَا لَمْ'' کا ''مَا'' ظرفیہ ہے۔ ''اَوْ تَفْرِضُوْا'' میں ''اَوْ'' کے بعد ''مَا لَمْ'' محذوف ہے اس لیے فعل ''تَفْرِضُوْا'' مجزوم آیا ہے۔ ''عَلَى الْمُوْسِعِ'' سے پہلے اس کا مبتدأ ''تَمْتِيْعٌ'' اور خبر ''وَاجِبٌ'' محذوف ہے۔ ''مَتَاعًا'' اور ''حَقًّا'' خبر محذوف ''وَاجِبٌ'' کا حال ہے۔

<u>ترجمہ:</u>

لَا جُنَاحَ : کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے	عَلَيْكُمْ : تم لوگوں پر
اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ : اگر تم لوگ طلاق دو عورتوں کو	مَا : جبکہ
لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ : تم نے چھوا نہیں ان کو	اَوْ : یا
تَفْرِضُوْا : (جبکہ نہیں) تم نے فرض کیا	لَهُنَّ : ان کے لیے
فَرِيْضَةً : کوئی واجب (مہر)	وَّمَتِّعُوْهُنَّ : اور تم لوگ سامان دو اُن کو
عَلَى الْمُوْسِعِ : (سامان دینا واجب ہے) فراغ دست پر	قَدَرُهٗ : اس کے اندازے سے
وَعَلَى الْمُقْتِرِ : اور تنگ دست پر	قَدَرُهٗ : اس کے اندازے سے
مَتَاعًا : سامان ہوتے ہوئے	بِالْمَعْرُوْفِ : دستور کے مطابق

حَقًّا: حق ہوتے ہوئے | عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ: بلاکم وکاست کام کرنے والوں پر

آیت ۲۳۷

﴿وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (۲۳۷)﴾

ترکیب: ''وَقَدْ فَرَضْتُمْ'' کا ''واؤ'' حالیہ ہے۔ ''فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ'' میں ''نِصْفُ'' مضاف ہے' ''مَا'' اس کا مضاف الیہ ہے اور یہ پورا فقرہ مبتداً ہے۔ اس کی خبر ''وَاجِبٌ'' اور متعلق خبر ''عَلَیْکُمْ'' محذوف ہے۔ ''یَعْفُوْنَ'' جمع مذکر غائب اور جمع مؤنث غائب کے صیغوں میں ہم شکل ہو جاتا ہے۔ یہاں چونکہ ''اِلَّآ اَنْ یَّعْفُوْنَ'' میں ''اَنْ'' کی وجہ سے نونِ اعرابی نہیں گرا' اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ جمع مؤنث غائب ہے۔ ''اَوْ یَعْفُوَا'' دراصل واحد مذکر غائب کا صیغہ ''یَعْفُوْ'' ہے جو ''اِلَّآ اَنْ'' پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہو کر ''یَعْفُوَا'' ہوا ہے اور اس کے آگے ''الف'' لکھنا قرآن کا مخصوص املاء ہے۔ اس کی وجہ سے اس کو تثنیہ کا صیغہ ماننا ممکن نہیں ہے' کیونکہ آگے ''اَلَّذِیْ'' واحد آیا ہے۔ جبکہ ''وَاَنْ تَعْفُوْٓا'' جمع مذکر مخاطب ہے' کیونکہ ''اَنْ'' کی وجہ سے نونِ اعرابی گرا ہوا ہے۔

ترجمہ:

وَاِنْ: اور اگر	طَلَّقْتُمُوْهُنَّ: تم لوگ طلاق دو اُن کو
مِنْ قَبْلِ: اس سے پہلے	اَنْ: کہ
تَمَسُّوْهُنَّ: تم نے چھوا ان کو	وَ: اس حال میں کہ
قَدْ فَرَضْتُمْ: تم فرض کر چکے ہو	لَهُنَّ: ان کے لیے
فَرِيْضَةً: کوئی واجب (مہر)	فَنِصْفُ مَا: تو اس کا آدھا ہے جو
فَرَضْتُمْ: تم نے فرض کیا (واجب ہے تم پر)	اِلَّآ اَنْ: سوائے اس کے کہ
يَعْفُوْنَ: وہ خواتین معاف کر دیں	اَوْ: یا (یہ کہ)

یَعْفُوَا: زیادہ دے	الَّذِیْ بِیَدِہٖ :وہ جس کے ہاتھ میں
عُقْدَۃُ النِّکَاحِ :نکاح کی گرہ ہے	وَاَنْ :اور یہ کہ
تَعْفُوْآ :تم لوگ زیادہ دو	اَقْرَبُ :(تو یہ) زیادہ قریب ہے
لِلتَّقْوٰی :تقویٰ سے	وَلَا تَنْسَوُا :اور تم لوگ مت بھولو
الْفَضْلَ :حق سے زیادہ چیز کو	بَیْنَکُمْ: آپس میں
اِنَّ اللّٰہَ :یقیناً اللہ	بِمَا :اس کو جو
تَعْمَلُوْنَ :تم لوگ کرتے ہو	بَصِیْرٌ: ہر حال میں دیکھنے والا ہے

نوٹ (۱) : ''تَمَسُّوْھُنَّ'' سے پہلے طلاق دینے کا پاکستانی اصطلاح میں مطلب ہے رخصتی سے پہلے طلاق دینا۔ اس میں دو امکانات ہیں۔ ایک یہ کہ نکاح کے وقت مہر طے نہیں ہوا تھا اور رخصتی سے پہلے طلاق ہوگئی۔ اس کے لیے ہدایت گزشتہ آیت میں ہے۔ دوسرے یہ کہ نکاح کے وقت مہر طے ہوا تھا پھر رخصتی سے پہلے طلاق ہوئی۔ اس کے لیے ہدایت آیت زیر مطالعہ میں ہے۔

آیت ۲۳۸

﴿حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ ﴿۲۳۸﴾﴾

ح ف ظ

حَفِظَ (س) حِفْظًا :کسی چیز کو ضائع ہونے یا رائیگاں جانے سے بچانا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ (۱) حفاظت کرنا۔ (۲) نگرانی کرنا۔ (۳) یاد کرنا۔ ﴿یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ ؕ﴾ (الرعد: ۱۱) ''وہ لوگ نگہبانی کرتے ہیں اس کی اللہ کے حکم سے۔''

اِحْفَظْ (فعل امر): تو حفاظت کر' نگہبانی کر۔ ﴿وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَکُمْ ؕ﴾ (المائدۃ: ۸۹) ''اور تم لوگ حفاظت کرو اپنی قسموں کی۔''

حَفِیْظٌ (فَعِیْلٌ کا وزن) : ہمیشہ اور ہر حال میں (۱) حفاظت یا نگرانی کرنے والا (۲) محفوظ کرنے والا۔ ﴿وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ ﴿۱۰۴﴾﴾ (الانعام) ''اور میں نہیں ہوں تم لوگوں کی نگہبانی کرنے والا۔'' ﴿وَعِنْدَنَا کِتٰبٌ حَفِیْظٌ ﴿۴﴾﴾ (قٓ) ''اور ہمارے پاس ایک

محفوظ کرنے والی کتاب ہے۔''

حَافِظٌ (فَاعِلٌ کے وزن پر اسم الفاعل) : حفاظت کرنے والا' نگرانی کرنے والا۔ ﴿وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر) ''اور بے شک ہم اس کی لازماً حفاظت کرنے والے ہیں۔''

مَحْفُوْظٌ (مفعولٌ کے وزن پر اسم المفعول) : حفاظت کیا ہوا۔ ﴿وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا﴾ (الانبیاء:۳۲) ''اور ہم نے بنایا آسمان کو ایک حفاظت کی ہوئی چھت۔''

حَفَظَةٌ (صفت) : نگہبان' نگران۔ ﴿وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً﴾ (الانعام:۶۱) ''اور وہ بھیجتا ہے تم لوگوں پر نگہبان۔''

حَافَظَ (مفاعلہ) مُحَافَظَةً: کسی چیز کی مسلسل نگہبانی کرنا' یعنی کسی کام پر ہیشگی اختیار کرنا۔ ﴿وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ﴾ (الانعام) ''اور وہ لوگ اپنی نماز پر ہیشگی اختیار کرتے ہیں۔''

حَافِظْ (اسم الفاعل) : تو مسلسل نگرانی کر' تو ہیشگی اختیار کر۔ آیت زیر مطالعہ۔

اِسْتَحْفَظَ (استفعال) اِسْتِحْفَاظًا : کسی چیز کی حفاظت چاہنا۔ ﴿بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ﴾ (المائدة:۴۴) ''اس وجہ سے کہ وہ حفاظت چاہے گئے اللہ کی کتاب میں سے۔''

ترکیب : ''حَافِظُوْا عَلٰى'' پر عطف ہونے کی وجہ سے ''الصَّلٰوةِ'' مجرور ہوا ہے۔ ''الْوُسْطٰى'' اس کی صفت ہے' لیکن مبنی ہونے کی وجہ سے اس میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ ''قٰنِتِيْنَ'' حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ:

حٰفِظُوْا : تم لوگ ہیشگی اختیار کرو	عَلَى الصَّلَوٰتِ : نمازوں پر
وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى : اور (بالخصوص نگرانی کرو) درمیانی نماز کی	وَقُوْمُوْا : اور کھڑے ہو
لِلّٰهِ : اللہ کے لیے	قٰنِتِيْنَ : فرماں بردار ہوتے ہوئے

آیت ۲۳۹

﴿فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾﴾

ر ج ل

رَجَلَ (ن) رَجْلًا : ٹانگ پر مارنا۔

رَجِلَ (س) رَجَلًا : پیدل چلنا۔

رِجْلٌ ج اَرْجُلٌ (اسم ذات) : ٹانگ' پیر۔ ﴿اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ﴾ (صٓ:٤٢) ''آپؐ ٹھوکر ماریں اپنے پیر سے۔'' ﴿اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَا﴾ (الاعراف:١٩٥) ''کیا ان کی ٹانگیں ہیں' وہ لوگ چلتے ہیں جن سے؟''

رَجُلٌ ج رِجَالٌ (اسم ذات): مرد' آدمی۔ ﴿اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ﴾ (ھود) ''کیا تم لوگوں میں کوئی نیک چلن مرد نہیں ہے؟'' ﴿وَنَادٰى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا﴾ (الاعراف:٤٨) ''اور پکارا اعراف کے لوگوں نے کچھ مردوں کو۔''

رَاجِلٌ (ج) رِجَالٌ اور رَجِلٌ (اسم الفاعل): پیدل چلنے والا' پیادہ۔ ''رَاجِلٌ'' قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا۔ رِجَالٌ آیت زیر مطالعہ میں آیا ہے۔ ﴿وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ﴾ (بنی اسراء یل:٦٤) ''اور تو لے آ ان پر اپنے سواروں کو اور اپنے پیادوں کو۔''

ر ك ب

رَكِبَ (س) رُكُوْبًا و مَرْكَبًا : کسی چیز پر چڑھنا' سوار ہونا۔ ﴿فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ﴾ (العنکبوت:٦٥) ''پھر جب وہ لوگ سوار ہوتے ہیں کشتی پر تو وہ پکارتے ہیں اللہ کو۔''

اِرْكَبْ (فعل امر) : تو چڑھ' تو سوار ہو۔ ﴿يٰبُنَىَّ ارْكَبْ مَّعَنَا﴾ (ھود:٤٢) ''اے میرے بچے! تُو سوار ہو ہمارے ساتھ۔''

رَاكِبٌ جمع رَكْبٌ' رُكُوْبٌ' رُكْبَانٌ (فَاعِلٌ کے وزن پر اسم الفاعل) : سوار ہونے والا' سوار۔ رَاكِبٌ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا۔ ﴿وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ﴾ (الانفال:٤٢) ''اور سواروں کا دستہ تم سے زیادہ اُترائی میں تھا۔'' ﴿فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ﴾ (یٰسٓ:٧٢) ''تو اس میں سے ان کے سوار ہیں اور اس میں سے وہ لوگ کھاتے ہیں۔'' رُكْبَانٌ آیت زیر مطالعہ میں آیا ہے۔

رِكَابٌ : سوار کے پیر رکھنے کی جگہ' رِکاب' سواری کا اونٹ۔ ﴿فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ

خَيۡلٍ وَّلَا رِكَابٍ﴾ (الحشر:٦) ''تو تم نے نہیں دوڑایا اس پر کوئی گھوڑا اور نہ ہی کوئی اونٹ۔''

رَكَّبَ (تفعیل) تَرۡكِيۡبًا : ایک پر دوسری چیز رکھنا' ترتیب سے رکھنا' کسی کو ترتیب دینا۔﴿فِيۡۤ اَيِّ صُوۡرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ﴿۸﴾﴾ (الانفطار) ''جیسی صورت میں اس نے چاہا ترتیب دیا تجھ کو۔''

تَرَاكَبَ (تفاعل) تَرَاكُبًا : باہم ایک دوسرے پر چڑھنا' ایک دوسرے میں گتھ جانا۔

مُتَرَاكِبٌ (اسم الفاعل) : ایک دوسرے میں گتھنے والا۔﴿نُخۡرِجُ مِنۡهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا﴾ (الانعام:۹۹) ''ہم نکالتے ہیں اس سے کچھ دانے باہم گتھے ہوئے۔''

ترکیب : ''خِفۡتُمۡ'' کا مفعول محذوف ہے۔ ''رِجَالًا'' اور ''رُكۡبَانًا'' دونوں حال ہیں اس لیے منصوب ہیں۔ ان کا فعل ''فَصَلُّوۡا'' محذوف ہے۔ ''عَلَّمَكُمۡ'' میں ''عَلَّمَ'' کا فاعل اس میں ''هُوَ'' کی ضمیر ہے جو ''اللّٰہ'' کے لیے ہے۔ ''مَا لَمۡ'' میں ''مَا'' مفعول مقدم ہے ''تَعۡلَمُوۡنَ'' کا۔

ترجمہ:

فَاِنۡ خِفۡتُمۡ : پھر اگر تمہیں خوف ہو (کسی چیز کا)	فَرِجَالًا : تو (نماز پڑھو) پیدل چلتے ہوئے
اَوۡ رُكۡبَانًا : یا سواری کرتے ہوئے	فَاِذَآ اَمِنۡتُمۡ : پھر جب تم لوگ امن میں ہو
فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ : تو یاد کرو اللہ کو	كَمَا : اس طرح جیسے
عَلَّمَكُمۡ : اس نے سکھایا تم لوگوں کو	مَّا : جس کو
لَمۡ تَكُوۡنُوۡا : تم لوگ تھے ہی نہیں	تَعۡلَمُوۡنَ : کہ جانتے

نوٹ (۱) : گزشتہ آیت میں نماز میں ہیشگی اختیار کرنے کے حکم کے دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ ہر نماز کو اس کے مقررہ وقت پر ادا کرنا' اور دوسرے یہ کہ ہر نماز کو حضورِ قلبی کے ساتھ ادا کرنا۔ ہمیں حکم ہے کہ ان دونوں پہلوؤں سے ہم ہمیشہ ہر نماز کی حفاظت کریں۔ اگر کبھی حالات ایسے ہوں کہ کسی بھی وجہ سے مذکورہ حکم پر عمل کرنا ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں حضورِ قلبی کے پہلو کو چھوڑ دو' لیکن مقررہ وقت کے پہلو کو قائم رکھو' اور جیسے بھی بن پڑے نماز پڑھ لو۔

نوٹ (۲) : کلمہ طیبہ دین اسلام کا پہلا رکن ہے۔ اس کا اقرار کرنے کے بعد انسان پر اللہ

اور اس کے رسول ﷺ کے ہر حکم پر عمل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ لیکن ان میں سے چار فرائض نماز‘ روزہ‘ زکوٰۃ اور حج کی اہمیت زیادہ ہے اور ان کو ارکانِ دین کا درجہ حاصل ہے۔ اب نوٹ کریں کہ ان میں بھی روزہ‘ زکوٰۃ اور حج ایسے ارکان ہیں جن میں کچھ استثناء بھی ہیں‘ لیکن نماز وہ واحد رکن ہے جس کا کوئی استثناء نہیں ہے۔

آیت زیر مطالعہ میں ’’فَاِنْ خِفْتُمْ‘‘ کے مفعول کو محذوف کر کے اسے عمومیت دی گئی اور حکم دیا گیا کہ خواہ کیسے بھی حالات ہوں‘ نماز بہر حال پڑھنی ہے‘ بیٹھ کر‘ لیٹ کر‘ چلتے ہوئے‘ سواری کرتے ہوئے‘ جیسے بھی بن پڑے نماز پڑھو۔ خوف کی انتہائی حالت جنگ ہے‘ اس میں بھی استثناء نہیں ہے۔ حالتِ جنگ میں نماز پڑھنے کا طریقہ سورۃ النساء کی آیت ۱۰۲ میں بتایا گیا ہے۔

نوٹ (۳) : جان لیجیے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود‘ اس کی صفات وکمالات اور آخرت کے تصور تک انسان کی عقل از خود رسائی حاصل کر سکتی ہے‘ لیکن تفصیلات کے لیے انسان کی عقل اس کی راہنمائی نہیں کر سکتی‘ اس کے لیے وہ علمِ وحی کا محتاج ہے۔ آیت زیر مطالعہ اس کی ایک مثال ہے۔

نوٹ (٤) : شادی‘ بیاہ اور طلاق وغیرہ کے مسائل کے درمیان میں نماز کا ذکر کرنے کا مقصد ہمیں یہ یاد دلانا ہے کہ نماز کے بے شمار فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کی مشق انسان میں خدا ترسی کا جذبہ اور دوسروں کو ان کے حق سے زیادہ دینے کا حوصلہ پیدا کرتی ہے۔

آیت ۲۴۰

﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٤٠﴾﴾

ترکیب : ’’وَصِيَّةً‘‘ مفعول مطلق ہے اور اس کا فعل ’’يُوْصُوْنَ‘‘ محذوف ہے۔ ’’مَتَاعًا‘‘ کی نصب ’’وَصِيَّةً‘‘ کا بدل ہونے کی وجہ سے ہے۔ جبکہ ’’غَيْرَ‘‘ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ:

وَالَّذِيْنَ : اور وہ لوگ جن کو	يُتَوَفَّوْنَ : موت دی جاتی ہے
مِنْكُمْ : تم میں سے	وَيَذَرُوْنَ : اور وہ لوگ چھوڑتے ہیں
اَزْوَاجًا : بیویوں کو	وَّصِيَّةً : (اور کر جاتے ہیں) کوئی وصیت